بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ (آل عمران ۷۴) — مَنْ یَّشَآءُ سے آنحضرت مراد ہیں

روزنامہ الفضل ربوہ

یومیہ سہ شنبہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۶ امان ۱۳۴۷ ہش | ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۸۷ھ | ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء | نمبر ۶۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے

جو چیز انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے

"اللہ تعالیٰ لاف و گزاف کو پسند نہیں کرتا وہ دل کی اندرونی حالت کو دیکھتا ہے کہ اس میں ایمان کا کیا رنگ ہے جب ایمان قوی ہو تو استقامت اور استقلال پیدا ہوتا ہے اور پھر انسان اپنی جان و مال کو ہرگز اس ایمان کے مقابلہ میں عزیز نہیں رکھ سکتا۔ اور استقامت ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔ لیکن جب استقامت ہوتی ہے تو پھر انعاماتِ الٰہیہ کا دروازہ کھلتا ہے، دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں، مکالماتِ الٰہیہ کا شرف بھی دیا جاتا ہے یہاں تک کہ استقامت والے سے خوارق کا صدور ہونے لگتا ہے۔ ظاہری حالت اگر اپنی جگہ کوئی چیز ہوتی اور اس کی قدر و قیمت ہوتی تو ظاہرداری میں سب کے سب شریک ہیں۔ عام مسلمان نمازوں میں ہمارے ساتھ شریک ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک شرف اور بزرگی اندرونہ سے ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لئے فرمایا ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور بزرگی ظاہری نماز اور اعمال سے نہیں ہے بلکہ اس کی فضیلت اور بزرگی اس چیز سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔ حقیقت میں یہ بات بالکل صحیح ہے کہ شرف اور علو دل ہی کی بات سے مخصوص ہے۔ مثلاً ایک شخص کے دو خدمت گار ہوں اور ان میں سے ایک خدمت گار تو ایسا ہو جو ہر وقت حاضر رہے اور بڑی جانفشانی سے ہر ایک خدمت کے کرنے کو حاضر اور تیار ہے اور دوسرا ایسا ہے کہ کبھی کبھی آجاتا ہے۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے جو ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے۔ آقا بھی خوب جانتا ہے کہ یہ محض ایک مزدور ہے جو دن پورے ہو جانے پر تنخواہ لینے والا ہے اور اسی کے لئے کام کرتا ہے۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک قدر و قیمت اور محبت اسی سے ہوگی جو محنت اور جانفشانی سے کام کرتا ہے نہ کہ اس مزدور سے۔

پس یاد رکھو کہ وہ چیز جو انسان کی قدر و قیمت کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑھاتی ہے وہ اس کا اخلاص اور وفاداری ہے جو وہ خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے ورنہ مجاہداتِ خشک سے کیا ہوتا ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۶۱)

اخبارِ احمدیہ

9177

● ربوہ ۲۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ عام طبیعت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے تاہم ہلکی سی کھانسی ہو گئی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

● ربوہ — ۲۲ مارچ ۶۸ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورۃ المومنون کی آیات اَیَحْسَبُوْنَ اَنَّمَا نُمِدُّهُمْ بِهٖ مِنْ مَّالٍ وَّبَنِیْنَ ۙ نُسَارِعُ لَهُمْ فِی الْخَیْرٰتِ ؕ بَلْ لَّا یَشْعُرُوْنَ ۝ اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِّنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ یُؤْمِنُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا یُشْرِكُوْنَ ۝ وَالَّذِیْنَ یُؤْتُوْنَ مَاۤ اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰی رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ یُسٰرِعُوْنَ فِی الْخَیْرٰتِ وَهُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝ (۵۶ تا ۶۲) کی تفسیر بیان فرما کر واضح فرمایا کہ مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مال اور بیٹوں کا ملنا انعام کے طور پر بھی ہوتا ہے اور آزمائش کے طور پر بھی۔ اس آزمائش میں وہی کامیاب ہوتے ہیں۔ جو اپنے رب کے ڈر سے کانپتے ہیں۔ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان لاتے ہیں، اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں بناتے، خدا کے بخشے ہوئے مال کو آگے مستحقین میں دیتے رہتے ہیں۔ اور ان چاروں صفات سے متصف ہونے کے باوجود اس بات سے ڈرتے رہتے ہیں کہ انہیں ایک دن اپنے رب کے پاس لوٹ کر جانا ہے۔ یہی وہ لوگ ہوتے ہیں جو نیکیوں میں جلدی کرنے والے اور نیکیاں بجا لانے میں ایک دوسرے پر سبقت لے جانے والے ہوتے ہیں۔ حقیقی مومنوں کی ان چار صفات کو واضح فرمانے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دیگر احبابِ جماعت کو بالعموم اور اہلِ ربوہ کو بالخصوص تربیت اولاد، مسجدوں میں باجماعت نمازوں کی ادائیگی، انفاق فی سبیل اللہ اور اسلامی اخلاق کا اعلیٰ نمونہ دکھانے سے متعلق ان کی نہایت اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

● ربوہ — ۲۲ مارچ ۶۸ء کو نماز جمعہ کے بعد مسجد مبارک میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیر اہتمام "یومِ مسیح موعود" کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں صدارت کے فرائض محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے ادا فرمائے۔ جلسہ کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا جو مکرم حافظ قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم محمد احمد صاحب انور ایم۔ اے نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اردو کلام خوش الحانی سے پڑھا۔ (باقی بقیہ صفحہ ۴ پر)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۸ء

نہایت ہی مقدس اور بابرکت تحریک

جیسا کہ احباب کو معلوم ہو چکا ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے کی ایک خاص تحریک فرمائی ہے اور بالخصوص اس امر کا ذکر کر کے کہ اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کو غالب کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا ہے حضور نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ اپنی اس ذمہ داری کے پیش نظر ہمارے لئے اور بھی زیادہ ضروری ہے کہ ہم کثرت سے ذکر الٰہی کریں اور اس کثرت سے درود پڑھنے کو اپنا معمول بنائیں کہ ہماری زندگی کا ہر لمحہ ذکر الٰہی کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں بسر ہو رہا ہو۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ حکم دے کر کہ:

(۱) یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا (احزاب آیات ۴۲-۴۳)

(۲) اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۝

(احزاب آیت ۵۷)

جہاں مومنوں کو یہ فرض قرار دیا ہے کہ وہ صبح و شام کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس کی تسبیح و تحمید کیا کریں اور کثرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا کریں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے لئے جوش و خروش کے ساتھ سلامتی مانگا کریں۔ وہاں اس نے قرآن مجید میں مومنوں پر یہ بھی واضح فرمایا ہے کہ اپنے مخالفوں کے ساتھ مقابلہ میں تمہاری کامیابی اور ان پر غالب آنے کا راز بکثرت ذکر الٰہی کرنے میں مضمر ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَ اذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِیْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝

(الانفال آیت ۴۶)

یعنی اے مومنو! جب تم کسی قوم کے مقابل پر آؤ تو قدم جمائے رکھو اور ذکر الٰہی بہت کیا کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے کسی قوم سے مقابلہ کے وقت ایک تو قدم جمائے رکھنے کی تلقین کی ہے اور دوسرے نہایت کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور ان دونوں باتوں کے ساتھ کامیابی کو مشروط کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ذکر الٰہی کرنے سے اللہ تعالیٰ کی صفات دل میں روشن ہوتی ہیں جس سے انسان کا ایمان بڑھتا ہے اور اس میں قربانیاں کرنے کا مزید جوش پیدا ہو کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کو جذب کرنے کا موجب بنتا ہے۔

اسی طرح احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ بکثرت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے دعائیں قبول ہو کر کامیابی کی ضامن بنتی ہیں۔ چنانچہ حضرت فضالہ رضؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دعا کرتے ہوئے سنا۔ نہ اس نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی اور نہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔ اس پر آپ نے فرمایا۔ اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے اور صحیح طریق پر دعا نہیں کی۔ آپ نے اس شخص کو بلایا اور فرمایا جب تم میں سے کوئی دعا کرنے لگے تو پہلے اپنے رب کی حمد و ثنا کرے۔ پھر نبی کریمؐ پر درود بھیجے اس کے بعد حسب منشاء دعا کرے (ابوداؤد) اسی طرح ایک حدیث میں ہے کہ اگر کوئی قوم بیٹھی ہو اور اس نے اپنی مجلس میں اللہ کا ذکر نہیں کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجا۔ تو قیامت کے دن اس کے لئے حسرت ہوگی (ترمذی)

الغرض کسی قوم کے ساتھ مقابلہ میں کامیابی اور غلبہ کے لئے ثبات قدم کے علاوہ دو باتیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں اول یہ کہ کثرت کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کی جائے اور دوم یہ کہ کثرت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا جائے۔ اگر دیکھا جائے تو احمدی ہونے کی حیثیت میں ہمارے لئے بکثرت اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنا اور بکثرت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور بھی زیادہ ضروری ہے۔ کیونکہ اپنے منصب اور مقام اور اپنے مفوضہ کام کے لحاظ سے ہمارا مقابلہ کسی ایک قوم سے نہیں بلکہ دنیا کی ان تمام قوموں سے ہے جو ادیان باطلہ کی پیرو ہوتے ہوئے نجات کے اصل اور حقیقی راستہ سے دور پڑی ہوئی ہیں۔ سو اس حال میں جبکہ ہمارا مقابلہ بیک وقت تمام قوموں سے ہے اور ہمیں دلائل و براہین اور تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ دنیا کی تمام قوموں کو اسلام کا حلقہ بگوش بنانا ہے ہمارے لئے تو اس کے سوا چارہ ہی نہیں ہے کہ ہم دن اور رات اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کر کے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج کر اللہ تعالیٰ کے حضور غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کریں اور کرتے ہی چلے جائیں۔ تا اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آ کر محض اپنے فضل سے ہمیں ہمارے مقصد میں کامیاب و فائز المرام کر دے۔

پس اللہ تعالیٰ کے خاص القا اور اذن کے ماتحت سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ تحریک کہ یکم محرم الحرام سے شروع کر کے جماعت کے مرد اور عورتیں، نوجوان اور بوڑھے، بچے اور بچیاں سال بھر تک بکثرت تسبیح و تحمید کرنے اور درود پڑھنے میں خاص تعہد سے کام لیں ایک نہایت ہی مقدس اور بابرکت تحریک ہے۔ یہ تحریک اللہ تعالیٰ نے ہمیں نئی عظیم الشان کامیابیوں اور کامرانیوں سے نوازنے کے لئے جاری کروائی ہے۔ اگرچہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہر عمر کے مردوں اور عورتوں اور بچوں اور بچیوں کے لئے علیحدہ علیحدہ روزانہ تسبیح و تحمید اور درود کی تعداد مقرر فرما دی ہے لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ یہ کم سے کم تعداد ہے۔ ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ اس اقل ترین تعداد پر ہی اکتفا نہ کرے بلکہ روزانہ اس مقررہ تعداد سے جتنی زیادہ تعداد میں وہ تسبیح و تحمید اور درود پڑھ سکتا ہو پڑھے اور اسے بڑھاتا چلا جائے تا آنکہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید کرنے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے میں گزرنے لگے۔

اگر ہم جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے پورے تعہد کے ساتھ تسبیح و تحمید اور درود شریف پر مشتمل وہ دعا بکثرت پڑھیں گے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام سکھائی ہے۔ (اور جو یہ ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ) تو ایک طرف اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے مطابق ہر شیطانی حملہ سے محفوظ کر کے اور اپنے نور کی دنیا میں داخل کر کے آگے ہی آگے ترقی دیتا چلا جائے گا اور دوسری طرف وہ تمام دیگر ادیان پر اسلام کے غلبہ کو نمایاں سے نمایاں تر کرتا چلا جائے گا اور بالآخر اسلام کو پورے کرۂ ارض پر غالب کر کے ہمیں ایسی کامیابی سے سرفراز فرمائے گا جو اس کے وعدہ کے مطابق رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

مرکزی تعلیم القرآن کلاس کے متعلق اعلان

انشاء اللہ العزیز اس سال بھی مرکز سلسلہ (ربوہ) میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق موسم گرما کی تعطیلات میں ایک ماہ کے لئے تعلیم القرآن کلاس جاری ہوگی۔ صدر صاحبان اور امراء حضرات ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ نیز اس کلاس کے بارے میں احباب اپنے مفید مشوروں سے بھی آگاہ فرمائیں۔

خاکسار:- ابوالعطاء جالندھری۔ ناظر اصلاح وارشاد ربوہ

ذکرِ حبیب علیہ السلام

تقریر محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر - برموقع جلسہ سالانہ

(آخری قسط)

ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ چند معزز آدمی قادیان حضورؑ سے ملاقات کے لئے آئے اور مہمان خانے کے سامنے انہوں نے یکّہ کھڑا کیا اور خادم مہمان خانہ سے کہا کہ ان کا بستر اور سامان اتارلے اور چارپائیوں کا انتظام کرے مہمان خانے کا خادم کوئی اکھڑ شخص تھا۔ اس نے کہا کہ بستر آپ خود اتاریں اور چارپائیوں کا انتظام بھی ہو جائے گا۔ مہمانوں نے اس بات کو بُرا منایا اور وہیں سے یکّے پر واپس ہو لئے۔

اس اثناء میں یہ واقعہ حضورؑ کے علم میں آگیا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سُن کر حضورؑ بے قرار ہو گئے۔ اور ایسی شتاب زدگی میں روانہ ہوئے کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا۔ تیز قدم چل کر نہر کے قریب حضورؑ نے ان مہمانوں کو جا لیا۔ حضورؑ کو دیکھ کر وہ یکّے سے اُتر آئے اور حضورؑ انہیں واپس مہمان خانے میں لے آئے اور فرمایا کہ جو شخص یہاں آتا ہے تو سمجھتا ہے کہ منزلِ مقصود پر پہنچ کر اس کی کوفت دُور ہو گئی اور اسے آرام ملے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو اُس کی آزردگی جائز ہے۔ ہمارے دوستوں کو ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔

حضورؑ نے مہمان خانے پہنچ کر ان کے بستر کو اتارنے کے لئے خود ہاتھ بڑھایا لیکن احباب نے وہ سامان اتار لیا۔ حضورؑ نے اپنے سامنے ان کے کھانے کا انتظام کیا۔ نواری پلنگ ان کے لئے منگوائے اور جتنے دن وہ رہے حضورؑ روزانہ اُن کے پاس آ کر بیٹھتے اور باتیں کرتے۔ جب وہ واپس جانے لگے تو حضورؑ نہر تک انہیں چھوڑنے کے لئے تشریف لے گئے اور راستے میں انہیں فرماتے جاتے تھے کہ آپ تو مسافر ہیں آپ یکّے پر سوار ہو جائیں۔ لیکن وہ بوجہ ادب حضورؑ کے ساتھ پیدل چل کر نہر کے قریب پہنچ کر رخصت ہوئے۔

سادگی اور بے تکلّفی حضورؑ کا شعار تھا۔ ابتدائی ایام کا ذکر ہے کہ منشی روڑا صاحب مرحوم نے حضورؑ سے عرض کیا کہ حضورؑ ہم تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ کبھی حضور بھی ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ فرمایا۔ بہت اچھا اس پر کچھ عرصہ گزر گیا۔ ایک دن ایسا ہوا کہ یکہ خانہ والی مسجد کا ملّا منشی روڑا صاحب کے پاس کچہری میں آیا کہ مرزا صاحب مسجد میں موجود ہیں آپ کو بلاتے ہیں۔ منشی صاحب نے اسے مذاق سمجھا۔ ٹھیٹھ پنجابی میں کہا۔ او تیری مسیت ایہو جہی ہو گئی اے کہ ساڈے حضرت صاحب نے اوتھے اوناں سی۔ والد صاحب نے کہا چل کر دیکھنا تو چاہیئے۔ چنانچہ اس مسجد میں پہنچ کر دیکھا کہ حضورؑ صف پر لیٹے ہیں۔ حافظ حامد علی صاحب حضورؑ کے پاؤں دبا رہے ہیں اور ایک چمچہ اور پیالہ پاس پڑا ہے۔ جس سے ظاہر ہے کہ حضورؑ نے ڈبل روٹی اور دودھ منگوا کر کھایا ہے۔ منشی صاحب نے عرض کیا کہ حضورؑ اس طرح آنا تھا ہمیں اطلاع فرماتے ہم حضورؑ کے شایانِ شان استقبال کا انتظام کرتے۔ فرمایا۔ تکلّف کی کیا ضرورت تھی۔ ہم نے وعدہ کیا تھا ہم آ گئے پھر اس مسجد سے حضورؑ کے خادم حضورؑ کو ہمراہ لے گئے۔

ایک مرتبہ پھر حضورؑ کپورتھلہ تشریف لائے اور محمد خاں صاحب مرحوم کے مکان پر فروکش ہوئے۔ محمد خاں صاحب حضورؑ کے سچے عاشق تھے جیسا کہ حضورؑ نے ان کے متعلق ازالہ اوہام میں رقم فرمایا ہے۔

غیبوبت میں بھی حضورؑ دوستوں کو یاد رکھتے تھے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ گرمیوں کا موسم تھا۔ میں نے گھڑوں کی طرف نظر اٹھائی۔ حضورؑ نے فرمایا آپ کو پیاس لگی ہے۔ یہ فرما کر حضورؑ بالاخانے سے نیچے تشریف لے گئے اور پانی کا گلاس لائے۔ پھر فرمایا ذرا ٹھہریئے۔ مجھے یاد آیا۔ یہ کہہ کر پھر نیچے تشریف لے گئے اور دو بوتلیں شربت کی لائے۔ فرمایا۔ یہ ہمیں تحفے میں آئی تھیں اور ہم نے نیت کی تھی کہ پہلے کسی دوست کو پلائیں گے۔ اب آپ کے آنے پر مجھے وہ بات یاد آئی۔ یہ فرما کر شربت کا گلاس بنا کر دیا۔ راوی نے عرض کیا کہ حضورؑ اس میں سے کچھ پی لیں۔ حضورؑ نے ایک گھونٹ پی لیا۔ پھر فرمایا۔ اچھا ایک بوتل آپ لے لیں اور ایک بوتل باقی دوستوں کو پلائیں۔ ان دو بوتلوں میں سے حضورؑ نے بس وہی ایک گھونٹ شربت کا پیا۔

مذکورہ واقعات حضورؑ کے اخلاقِ عالیہ کا نمونہ ہیں۔ مہمان نوازی، دوست پروری۔ علوہمت۔ عفو و درگزر۔ توکل علی اللہ۔ سادگی۔ شرافت۔ جفاکشی اور محنت۔ دشمن تک سے نیک سلوک۔ بے نفسی اور للّٰہیت۔ رضا بالقضا۔ صبر و تحمّل۔ خدا اور رسول کے نام کے لئے غیرت اور جوش۔ ہر خلق اپنی جگہ پر عین برمحل جیسے انگشتری میں نگینہ جڑا ہوا ہو اور درجۂ کمال پر پہنچا ہوا۔ جس پر اللہ تعالےٰ کی شہادت ہے کہ

اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

اور یہی وہ اخلاق تھے۔ یہی وہ قوتِ قدسیہ تھی جن کی وجہ سے حضورؑ کے صحابہؓ حضورؑ کے سچے عاشق اور جاں نثار فدائی تھے۔ اور حضورؑ کے اشارے پر اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنے لئے سعادتِ دارین یقین کرتے تھے۔ یہی منشاء ہے اس شعر کا ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے ان کو ساقی نے پلا دی

اور یہی ہے ظہور اس پیشگوئی کا کہ:-

اٰخَرِیْنَ مِنْھُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِھِمْ۔ وَھُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

چنانچہ حضورؑ نے ایک موقع پر فرمایا کہ پہلا مسیح آیا مگر اس کے متبعین نے اس کی پرستش شروع کر دی۔ میں تمہیں مسیح پرست نہیں بلکہ مسیح بنانے کے لئے آیا ہوں۔

اولاد کی تربیت

اولاد کی تربیت ایک بڑا اہم اور ضروری فریضہ ہے اور تربیت کے لئے دینی واقفیت کی ضرورت ہے۔ آپ الفضل ایسے دینی اخبار کا خطبہ نمبر یا روزانہ پرچہ جاری کروا کر اپنی اولاد کی صحیح تربیت کا ایک مستقل سامان کر سکتے ہیں۔

(مینیجر الفضل)

مکرم مہر نور سلطان صاحب مرحوم ایڈووکیٹ جھنگ

کا

ذکرِ خیر

(مکرم شیخ محمد الدین صاحب سابق مختار عام صدر انجمن احمدیہ)

عاجز خادم ایک عرصہ سے بیمار ہے اور بیماری کے مختلف مراحل سے گزر رہا ہوں۔ جلسہ سالانہ کے بعد عاجز کو ڈاکٹری مشورہ سے البرٹ وکٹر ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ میرے عزیزان مجھے اخبار الفضل ہسپتال میں دے جایا کرتے تھے۔ میں بیماری اور کمزوری کی وجہ سے صرف مضمون کی سرخی پر ہی اکتفا کرتا۔ الفضل چونکہ میری روزانہ کی روحانی غذا ہے اور اس کے مطالعہ سے عاجز اطمینان محسوس کرتا ہے اس لئے میں اس کے مطالعہ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایام ہسپتال میں ہی الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ مکرم مہر نور سلطان صاحب سیال ایڈووکیٹ جھنگ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مجھے ان کی وفات سے انتہائی غم اور صدمہ ہوا ہے۔ کیونکہ میں مرحوم کے اوصافِ حسنہ کا عینی گواہ ہوں۔ مرحوم مہر صاحب کا جھنگ کے مشہور قابل اور تجربہ کار وکلاء میں شمار ہوتا تھا۔ آپ کی خوبیوں اور اخلاق کی وجہ سے عوام و خواص میں عزت و توقیر کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ سرکاری افسران اور علاقہ کے معززین میں آپ کو غیر معمولی اثر و رسوخ تھا۔ زمینداره معاملات میں آپ کی قانونی لیاقت مسلّم تھی۔ جماعتی کاموں میں افرادِ جماعت سے تعاون کرنا اپنا فرضِ اولین سمجھتے تھے اور ان کا کام کرنے میں راحت اور اطمینان محسوس کرتے۔ ۱۹۴۸ء ملکی تقسیم کے وقت جماعت نے ضلع جھنگ میں جب مرکز بنانے کا فیصلہ کیا اور مجھے صدر انجمن احمدیہ کے مختار عام ہونے کی حیثیت سے ضلع کے افسران اور حکام بالا سے ملاقات کرنا ہوتی تھی تو مجھے مرحوم مہر صاحب کا پورا تعاون اور قانونی امداد و مشورہ حاصل تھا۔ آج جبکہ ان کی وفات ہو چکی ہے مجھے گزرے ہوئے واقعات بھی ایک ایک کر کے یاد آ رہے ہیں۔ بوجہ بیماری اور نقاہت کے صرف ایک واقعہ تحریر کرواتا ہوں۔

ربوہ کے علاقہ کا چالیس مربع رقبہ حکومت کی ملکیت تھا۔ ہجرت کے بعد مرکز بنانے کے لئے یہ زمین خرید لی گئی اور اس جگہ کا نام ربوہ رکھا گیا۔ چونکہ یہ مقام بالکل بنجر اور غیر آباد تھا اس لئے ابتداء میں یہ فیصلہ ہوا کہ ربوہ کے ماحول چنیوٹ احمد نگر وغیرہ میں احمدیوں کی آبادی کے لئے انتظام کیا جائے جس کے لئے ہائی سکول کی بلڈنگ کی ضرورت تھی۔ باوجود انتہائی کوشش کے چنیوٹ میں سکول کی عمارت میسر نہ آ سکی۔ حضرت نواب محمد دین صاحب مرحوم نے ان حالات کے پیشِ نظر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضؓ سے صدر انجمن احمدیہ کے ممبر ہونے کی حیثیت سے عرض کیا کہ خاکسار راقم شیخ محمد دین کو اس کام کے لئے بھجوایا جائے۔ چنانچہ خاکسار اس کام کے لئے جھنگ روانہ ہو گیا اور مرحوم حضرت نواب محمد دین صاحب نے مجھے ایک ذاتی تعارفی مکتوب ایک معزز شخصیت کے نام دیا۔ اس معزز شخصیت نے اس تعارفی مکتوب کے پیشِ نظر مجھے اپنے ہاں ٹھیرایا اور اس کام کے لئے میری ہر طرح سے حوصلہ افزائی کی۔ بالآخر ہمیں سکول کی عمارت کا قبضہ مل گیا۔ میرے دورانِ قیام جھنگ میں کسی ذریعہ سے مہر نور سلطان صاحب ایڈووکیٹ کو میرے جھنگ میں قیام کا علم ہو گیا۔ جونہی ان کو علم ہوا وہ انتہائی محبت اور اخلاص سے مجھے آ کر کوٹھی پر ملے ہم دونوں ایک دوسرے سے بالکل ناواقف تھے انہوں نے خود ہی اپنا تعارف کروایا اور تعارف میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ میں جلال پور کملانہ کا رہنے والا ہوں۔ عاجز کے والد شیخ قطب الدین صاحب مرحوم بھی جلال پور کملانہ کے رہنے والے تھے۔ اس لئے مجھے ان سے زیادہ محبت و الفت ہو گئی۔ جماعتی تعلق کی وجہ سے مہر صاحب مرحوم کے اشتیاق محبت نے مجھے مجبور کیا کہ میں ان کی کوٹھی پر قیام کروں۔ چنانچہ اس معزز دوست سے بڑے اصرار کے بعد اجازت لی گئی جن کے ہاں میں مقیم تھا۔ اس کے بعد مجھے کئی مرتبہ سلسلہ کے مختلف فرائض کی سرانجام دہی کے لئے مجھے مہر صاحب مرحوم کے ہاں قیام کا اتفاق ہوا۔ سلسلہ کے کاموں کو مقدم کرتے اور مخلصانہ تعاون کرتے۔

مہر صاحب مرحوم کے پاس ایک مرتبہ بہت سے مہمان مقیم تھے ان کے ایک دیرینہ دوست کوٹھی پر آئے یہ دیکھ کر کہ کئی اشخاص مہمان مقیم ہیں وہ وہاں سے مہر صاحب کے نوکر کو اطلاع دے کر چلے گئے۔ جب مہر صاحب مرحوم عدالت سے واپس آئے تو میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ آپ کو معلوم کر کے بہت ہی تکلیف ہوئی کہ میرے ایک دوست چلے گئے ہیں۔ چنانچہ وہ بھی ان کے پیچھے ہی چل پڑے اور کچھ فاصلہ سے ان کو جا لیا اور ان کو واپس لے آئے۔

مجھے ایسے معزز دوست اور وفادار خادمِ سلسلہ کی وفات سے بہت ہی صدمہ ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

افسوس میں بڑھاپے اور طویل علالت کی وجہ سے ان کے جنازہ میں شامل نہ ہو سکا۔ میں آخر میں احبابِ کرام سے اپنی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

خدام کے لئے نصاب کتب حضرت مسیح موعودؑ

ربوہ کے تمام خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ موجودہ سہ ماہی کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل کتب کا نصاب مقرر کیا گیا ہے:-

(۱) برکات الدعا (۲) کشتی نوح

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کا مطالعہ حسنِ کردار اور روحانی ترقیات کے لئے بے حد مفید و ممد ہے۔ ان کتب کے امتحان میں ہر خادم کی شرکت لازمی ہے۔ ہر خادم ابھی سے اس امتحان کی تیاری ذوق و شوق سے شروع کر دے۔

(ناظم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمتِ بابرکت میں ۱۵ امان ۱۳۴۷ھش (۱۵/۳/۶۸) تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے وعدہ جات اور نقد ادائیگی فرمانے والی بہنوں کے اسماء گرامی بغرض دعا اور منظوری تیز ان احباب کے نام جو اس چندہ کی فراہمی کے لئے کوشش فرماتے ہیں پیش کئے گئے۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سب کے لئے دعا فرماتے ہیں۔ نیز فرمایا:-

"جزاکم اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی قربانیوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید۔ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

احیائے دین اور اشاعت اسلام کیلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم خدمات

(مکرم شیخ نور احمد منیر صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

تاریخ احمدیت میں ۲۰ مارچ کا دن اس لحاظ سے نمایاں اہمیت کا حامل ہے کہ اس دن سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پہلی مرتبہ مخلصین سے بیعت لی۔ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو آپ نے ایک اشتہار شائع کر کے بیعت کا اعلان عام فرمایا۔ اور اسی اشتہار میں آپ نے یہ تصریح بھی فرمائی کہ بیعت کرنے والے احباب ۲۰ مارچ کے بعد لدھیانہ شہر میں پہنچ جائیں۔ اس اعلان کے بموجب جموں۔ بھیرہ۔ سیالکوٹ۔ کپورتھلہ۔ انبالہ۔ مالیر کوٹلہ۔ میرٹھ۔ پٹیالہ۔ گوجرانوالہ جالندھر۔ گورداسپور وغیرہ مقامات سے کئی مخلصین جذبہ فدائیت و عقیدت کے ساتھ پہونچ گئے۔ بیعت حضرت صوفی احمد جان صاحبؓ کے مکان کی ایک کچی کوٹھڑی میں ہوئی۔ سب سے پہلی بیعت حضرت مولوی نورالدین خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ نے کی پہلے دن چالیس افراد نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دست مبارک پر بیعت کی ان مبائعین کی بیعت کے ریکارڈ کو رکھنے کے لئے ایک رجسٹر تیار کیا گیا جس پر یہ الفاظ مرقوم کئے گئے۔

"بیعت توبہ برائے حصول تقویٰ و طہارت"

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ اس وقت کی بیعت کے متعلق اپنے جذبات اور کیفیت کا یوں اظہار کرتے ہیں:۔

"بیعت کرتے وقت جسم پر ایک لرزہ اور رقت طاری ہو جاتی تھی"

اس بیعت کے ساتھ دنیا میں ایک فعال جماعت کا سنگ بنیاد رکھا گیا جس کا مقصد وحید دنیا میں آسمانی بادشاہت کا قیام اور اشاعت اسلام ہے۔ شرائط بیعت میں سے ایک شرط یہ بھی ہے:۔

"کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا"۔

یہ شرط بالا جماعت احمدیہ کو علمی اور عملی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرتی ہے اور جس بلند و بالا مطمح نظر کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے اس کے لئے ہر احمدی آج بدل و جان کوشاں ہے۔

بانی احمدیت کا سب سے عظیم کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے اسلام کے جھنڈے کو بلند کرنے کے لئے اور اس کی اشاعت و حفاظت و حمایت کے لئے ایک منظم جماعت قائم فرمائی

(۲)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے وحی پا کر یہ دعویٰ فرمایا کہ میں ہی وہ موعود مسیح اور مہدی ہوں جن کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۴۰۰ سال پہلے پیشگوئی فرمائی تھی اور مجھے اللہ تعالیٰ نے احیاء دین اور اشاعت اسلام کے لئے مامور فرمایا ہے

آپ نے مایوس قلوب کو بشارت دیتے ہوئے پرشوکت الفاظ میں اعلان کیا

"سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اس تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے"۔

آپ کی سیرت طیبہ اور زندگی کا ہر ورق نہایت ہی ایمان افروز اور زندہ جاوید کارناموں سے بھرپور ہے جس وقت آپ نے ماموریت کا دعویٰ فرمایا اور بعد ازاں خدا تعالیٰ کے اذن سے بیعت لی اس وقت اسلام معاندین اسلام کے زبردست حملوں سے دوچار تھا۔ عیسائیت کے تبلیغی سیلاب نے مسلمانوں کو مایوس کر دیا تھا۔ عیسائی مناصر نے ایک منظم منصوبہ کے تحت اسلامی کیمپ پر حملہ کر رکھا تھا۔ ہندوستان کے متعلق عیسائیت کا یہ منصوبہ تھا کہ اس کو ہر قیمت پر عیسائیت کی آغوش میں سلا دیا جائے برطانوی مدبرین عیسائیت کی تبلیغ کو اپنی سلطنت کے استحکام کا باعث سمجھتے تھے۔ چنانچہ لارڈ لارنس نے بڑے طمطراق سے اعلان کیا:۔

"کوئی چیز بھی ہماری سلطنت کے استحکام کا اس امر سے زیادہ موجب نہیں ہو سکتی کہ ہم عیسائیت کو ہندوستان میں پھیلا دیں"

وزیر اعظم انگلستان پامرسٹن نے اعلان کیا:۔

"ہمارا مفاد اس امر سے وابستہ ہے کہ ہم عیسائیت کی تبلیغ کو جہاں تک بھی ہو سکے فروغ دیں اور ہندوستان کے کونے کونے میں اس کو پھیلا دیں"

یہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کے لئے کوئی لٹریچر موجود نہ تھا جو عملی رنگ میں اس کا سدباب کرتا۔ بانی احمدیت علیہ السلام نے عیسائیت پر ایسی کاری ضرب لگائی ہے اور ایسا لٹریچر شائع فرمایا جو ان کے بنیادی عقائد پر اثر انداز ہوتا ہے۔ آپ کس شوکت اور یقین سے فرماتے ہیں:۔

"ان کے مذہب (عیسائیت) کا ایک ہی ستون ہے اور وہ یہ ہے کہ اب تک مسیح ابن مریم آسمان پر زندہ بیٹھا ہے اس ستون کو پاش پاش کر دو پھر نظر اٹھا کر دیکھو کہ عیسائی مذہب دنیا میں کہاں ہے"۔

آپ نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے اور قرآن مسیح کا انکشاف کر کے عیسائیت کی سازش کو ناکام کیا اور الوہیت جیسے باطل عقیدہ کو پاش پاش کر دیا ہے۔ عیسائی صاحبان الزامی رنگ میں جواباً کہا کرتے ہیں کہ بعض مسلم علماء اور اکابرین کا بھی یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں لیکن آج سنجیدہ اور تعلیم یافتہ مسلمان بانی احمدیت علیہ السلام کی تحقیق سے اتفاق کر چکے ہیں کہ واقعی حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔ چنانچہ مفتی مصر علامہ محمد عبدہ الاستاذ رشید رضا مفتی مصر شیخ الازہر علامہ شیخ محمود شلتوت ابو الکلام آزاد علامہ اقبال۔ وغیرہم نے وفات مسیح کا کھلے الفاظ میں اظہار کیا ہے۔

آپ نے جس اسلوب میں عیسائیت کی تردید کی ہے اس کے بیان کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب درکار ہے لیکن اختصاراً میں تحریر کروں گا کہ آپ کی کتابیں نور القرآن انجام آتھم۔ جنگ مقدس سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب۔ چشمہ مسیحی۔ مسیح ہندوستان میں وغیرہ نمایاں حیثیت رکھتی ہیں۔ بانی احمدیت نے اپنے زمانہ حیات میں عیسائیوں سے مسلمانوں کی خواہش پر مناظرات بھی فرمائے۔ ایک دفعہ انجمن حمایت اسلام لاہور کو ایک عیسائی پادری عبداللہ جیمز نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک کے متعلق تین اعتراضات بغرض جواب ارسال کئے۔ انجمن حمایت اسلام نے یہ اعتراضات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مولوی نورالدین رضی اللہ کو بغرض جواب ارسال کئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرنے کے لئے

"مورد برکات رحمانی معدن انوار قرآنی جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان"

کے الفاظ استعمال کئے گئے

الغرض آپ کے ذریعہ کسر صلیب کا عظیم کارنامہ ظاہر ہوا۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آنے والے مسیح کی خبر دیتے ہوئے بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ "یکسر الصلیب" کہ وہ کسر صلیب کریگا آج عیسائی مدبرین یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہیں کہ اب بیسویں صدی کے عیسائی مسیح کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ عقیدہ تثلیث اور کفارہ ہماری نجات کا باعث نہیں ہے۔ ۱۹۵۵ء میں ایبرڈین یونیورسٹی کی ایک لیکچرار نے عالمی ریڈیو سٹیشن بی بی سی سے تقریر نشر کرتے ہوئے کہا

"حضرت مسیح واقعی ایک انسان گذرے ہیں جو یہودیوں میں وعظ کیا کرتے تھے لیکن یہ سب ڈھونگ ہے کہ وہ خدا اور کنواری ماں کے بیٹے ہیں یا وہ وفات کے بعد آسمان کی طرف اٹھ گئے"۔

عیسائیوں کے مذہبی سکالرز نے کافی تحقیق کے بعد حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق آسمان پر جانے کی آیات انجیل کے متن سے خارج کر دی ہیں۔

آج اس طرف احرار یورپ کا مزاج بعض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ دار

(باقی)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۱۸۷

میں منظور حسین نظروی ولد میاں محمد حسین صاحب قوم شیخ پیشہ ہومیو میڈیکل پریکٹیشنر عمر ۳۳ سال ۱۹۶۳ء ساکن کرشن نگر لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۱-۸-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں

سامان تجارت مالیتی ۲۰۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱۰۰-۰)

الشہید :- منظور حسین نظروی ولد میاں محمد حسین ام ولد سریٹ کرشن نگر لاہور

گواہ شد :- عبد اللطیف ستکوہی معرفت حلقہ سنت نگر کرشن نگر لاہور

گواہ شد :- ملک محمود احمد ابن ملک عبد الجلیل عشرت صدر مجلس موصیان حلقہ سنت نگر کرشن نگر لاہور۔

مسل نمبر ۱۹۱۸۸

میں امۃ الحمید بیگم زوجہ چوہدری عبد الماجد صاحب قوم الراعی پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۸-۶۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰ روپے

۲- زیورات وزنی ۲½ تولے

مالیتی ... ۳۲۴۸

کل رقم : ... ۵۲۴۸

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۱۰/-)

الاستاء :- امۃ المجید بیگم

گواہ شد :- عبد الماجد خاوند موصیہ

گواہ شد :- قاضی محمد نذیر J279 آدیہ محلہ راولپنڈی

مسل نمبر ۱۹۱۸۹

میں محمود احمد ولد محمد علی صاحب طاہر قوم جاٹ پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور مصطفیٰ آباد ضلع دھرم پورہ لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۳-۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۵۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے (شرط اول ۱۰/-)

الشہید :- بقلم خود محمود احمد مکان ۶ گلی نمبر ۲۶ انفنٹری روڈ نیا دھرم پورہ لاہور

گواہ شد :- محمد شفیع سکرٹری وصایا جماعت احمدیہ حلقہ مصطفیٰ آباد لاہور

گواہ شد :- محمد علی طاہر والد موصی سکنہ مصطفیٰ آباد لاہور

مسل نمبر ۱۹۱۹۰

میں امۃ العزیز زوجہ فضل احمد قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰۰

۲- زیور طلائی تیرہ تولے

مالیتی ... ۱۶۴۸

۳- سلائی مشین مالیتی ... ۳۵۰

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱۰/-)

الاستاء :- نشان انگوٹھا امۃ العزیز زوجہ فضل احمد ڈگری۔ ضلع تھرپارکر ۸/۱/۶۸

گواہ شد :- فضل احمد ڈگری خاوند موصیہ ۸/۱/۶۸۔ گواہ شد :- حکیم فتح محمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ڈگری ضلع تھرپارکر ۸/۱/۶۸

مسل نمبر ۱۹۱۹۱

میں فہمیدہ بیگم زوجہ کیپٹن عطاء اللہ صاحب کھوکھر قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ حال سرگودھا ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸/۱/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند واجب الادا ۲۰۰۰/- روپے

۲- زمین موکلی محلہ دار العلوم موجودہ قیمت ۱۲۰۰۰/- روپے

۳- زیورات وزنی ۷ تولے ۵ ماشے

مالیتی - ۶۶- ۱۷۷ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

(شرط اول ۱۵/-)

الامۃ :- فہمیدہ بیگم ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ ووکیشنل سکول سرگودھا۔ برائے حلقہ ۱ تین بلاک ۱۔

گواہ شد :- مرزا عبد الحق ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ سرگودھا۔

گواہ شد :- خان عبد الستار خان ایڈووکیٹ بلاک ۹ سرگودھا۔

مسل نمبر ۱۹۱۹۲

میں سردار بی بی زوجہ اکبر علی قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۹۳ سال بیعت دسمبر ۱۹۲۸ء ساکن خانوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد اور آمد نہیں

حق مہر بذمہ خاوند ... ۵۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ (شرط اول ۱۰-۰)

الاستاء :- نشان انگوٹھا سردار بی بی زوجہ اکبر علی ساکن خانوالی تحصیل و ضلع گجرات

گواہ شد :- محمد یوسف سکنہ سدوکی ضلع گجرات

گواہ شد :- بقلم خود اکبر علی ساکن خانوالی ضلع گجرات۔

اعلان گمشدہ

ایک عدد موم کا تھیلا جس میں چند اشیاء موجود ہیں ۱۳/۳/۶۸ کو حافظ آباد جاتے ہوئے میانوالی ٹرانسپورٹ میں کوئی شخص مجھے پکڑا کر چلے گئے تھے۔ اگر وہ صاحب یہ اپنی امانت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو مندرجہ ذیل پتہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

محمد اقبال داد الرحمت عربی خانہ منڈی ربوہ ضلع جھنگ

وعدہ جات چندہ وقف جدید بابت سال ۱۹۶۸ء

جماعت کے احباب جنہوں نے یکصد روپیہ یا اس سے زیادہ رقم کے وعدے سال رواں کے لئے ارسال فرمائے ہیں ان کے اسماء دعا کے لئے پیش ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور اجر عظیم عطا کرے۔ آمین۔ (ناظم وقف جدید)

ملک چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۱۲۶۰ — ۰۰
" " احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی	۱۳۰۰ — ۰۰
" " شریف احمد صاحب "	۱۰۷۵ — ۰۰
" مسعود احمد صاحب مولد شیہ "	۱۰۶۰ — ۰۰
" چوہدری رشید احمد صاحب ہوزسنگ سوسائٹی کراچی	۱۰۰۰ — —
" عبدالحمید صاحب انجینئر معہ والدین ماڈل ٹاؤن لاہور	۱۱۰۰ — —
" مولوی صدرالدین صاحب ناظم آباد جنوبی کراچی	۴۴۴ — ۰۰
" ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب انصاری "	۱۲۵۰ — ۰۰
" چوہدری غلام احمد صاحب کراچی	۳۲۵ — ۰۰
" عبدالرحمان صاحب لارنس روڈ کراچی	۳۷۴ — ۰۰
" خان خلیل احمد صاحب EKN ڈیرہ اسمٰعیل خان	۳۱۰ — ۰۰
" چوہدری ناصر احمد صاحب لی مارکیٹ شیر شاہ کراچی	۳۰۰ — ۰۰
" طاہر احمد ہاشمی معہ اہلیہ صاحبہ دستگیر کالونی "	۳۵۰ — ۰۰
" شیخ محمود احمد صاحب "	۲۴۰ — ۰۰
" چوہدری محمود نواز صاحب کراچی	۲۱۶ — ۰۰
" بیگم صاحبہ چوہدری شاہنواز صاحب کراچی	۱۰۱ — ۰۰
" شیخ محمد حنیف صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ کوئٹہ	۲۴۰ — ۰۰
" " محمد اقبال صاحب "	۲۴۰ — ۰۰
" سید مبشرات احمد صاحب لودھرانی معہ اہلیہ صاحبہ	۱۱۲ — ۰۰
" ملک عبدالخالق صاحب سکھر	۱۰۵ — ۰۰
" سید سعادت شاہ صاحب معہ اہلیہ کراچی	۱۲۰ — ۰۰
" چوہدری سفیر احمد صاحب چیمہ "	۱۲۶ — ۰۰
" " عبدالحمید خان صاحب "	۱۲۰ — —
" منیر احمد خان صاحب "	۱۰۰ — —
" قاضی ایم اے اسد صاحب "	۱۲۰ — ۰۰
" محمد جلیل صاحب چغتائی "	۱۲۰ — —
" اختر حسین صاحب علوی "	۱۵۰ — ۰۰
" ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب "	۱۱۰ — —
" بابو عنایت اللہ صاحب سعید منزل "	۱۵۰ — ۰۰
" مولوی عبدالمجید صاحب "	۱۱۵ — ۰۰
" محمد یٰسین صاحب لارنس روڈ "	۱۱۰ — ۰۰
" محمد اسحاق صاحب بھاگلپوری محمود آباد "	۱۲۰ — ۰۰
" شیخ عبدالمجید صاحب "	۱۰۰ — ۰۰
" بشیر الدین احمد صاحب "	۱۴۰ — —
" عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی "	۱۱۵ — ۰۰
" ملک مبارک احمد صاحب "	۱۵۰ — ۰۰
" میجر منظور احمد صاحب "	۱۲۱ — ۰۰
" مرزا عبدالقیوم صاحب نوشہرہ	۱۰۰ — ۰۰
" کرنل عطاء اللہ صاحب ۵۵/۲/۴ ضلع ساہیوال	۱۰۶ — —
" شیخ محمد شریف صاحب معہ اہلیہ اوکاڑہ	۱۰۲ — ۰۰
" شیخ محمد صدیق صاحب گھی والے فیصل آباد	۱۶۴ — —
" محمود احمد صاحب بر ماشل راولپنڈی	۱۸۱ — —
" عبدالغفور صاحب صراف راولپنڈی	۱۲۰۰ — ۰۰
" شیخ عبداللطیف خان صاحب "	۲۰۰ — ۰۰

(باقی)

درخواست ہائے دعا

۲۷۹

۱۔ میری چچی نشتر ہسپتال میں زیر علاج ہیں اور ان کا اپریشن ہو چکا ہے (اخوند اقبال محمد خان)

۲۔ عزیزم چوہدری محفوظ احمد صاحب باجوہ جو خاندان کے ماموں زاد بھائی ہیں عرصہ دو ماہ سے بعض پریشانیوں کی وجہ سے سر میں شدید گرمی محسوس کرتے ہیں اور بعض اوقات بہت بے چینی ہو جاتی ہے۔ نیز عزیزم چوہدری رشید احمد معلم سیکنڈ انٹر تعلیم الاسلام کالج ربوہ عرصہ ایک ماہ سے معاوضہ جگر و معدہ بیمار چلا آ رہا ہے۔ عزیز بہت ہونہار اور نیک فطرت نوجوان ہے اور جسم کے بعض جوڑوں میں ورم بھی ہے۔ (مسعود احمد سوہدری دفتر بیت المال ربوہ)

۳۔ میرے خالو جان شیخ نعمت اللہ صاحب کی بائیں ٹانگ کا اپریشن کیرن ہسپتال میں ہو چکا ہے۔ اب کمزوری اور سوزش باقی ہے۔ (اشفاق احمد گڑھی شاہو لاہور)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ دو سال سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ اس وقت C.M.H پشاور میں زیر علاج ہے بیماری کا ابھی تک کوئی پتہ نہیں چل رہا۔ نیز خاکسار کے تین لڑکے اور سیٹھی عبدالعزیز اور سیٹھی محمد یونس مرحومین کے بچے امتحان دے رہے ہیں۔ (نیاز قطب احمد بٹ)

۵۔ میرے نانا جان ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب آف قلعہ صوبہ سنگھ جو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے ہیں مختلف عوارض میں مبتلا رہتے ہیں نیز میری امی جان بعض پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ (زرتشت منیر احمد خان ایوارڈنگ آفیسر ملتان)

۶۔ میری خالہ زاد بہن کو اللہ تعالیٰ نے دوسری لڑکی عطا کی ہے۔ نومولودہ کا نام حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے ناہید رکھا گیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور اسکو لمبی عمر عطا کرے۔ آمین۔ فواد محمد داد الرحمت اوسطی ربوہ

۷۔ ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ کے سالانہ امتحانات مورخہ ۲۴ مارچ سے شروع ہوئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ہمارے لئے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو پاس کر دے اور خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ آمین (فواد محمود خان زرتشت ہفتم ڈی)

۸۔ میرے ایک عزیز دوست منظور احمد صاحب بی اے بی ٹی کی شادی کو ۱۵ سال ہو گئے ہیں کوئی بچہ نہیں ہے۔ کبھی اسقاط اور کبھی مردہ بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اب جلد بچہ پیدا ہونے والا ہے۔ از راہ کرم دعا فرما دیں کہ لمبی عمر پانیوالا نیک اور نمازی بچہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے عطا فرما دے۔ آمین۔

نیز میرے لڑکے عزیز محمد زکریا کا کراچی میں بی اے کا پرائیویٹ امتحان ہو رہا ہے (حاجی محمد ابراہیم خلیل داد الصدر ج ربوہ)

۹۔ ہمارا ایک عزیز سکندر حیات بعارضہ ٹائیفائیڈ بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ عزیز کا ہشتم کا امتحان بھی ہونے والا ہے۔ اور اس کے والد صاحب کی وفات کا صدمہ بھی تازہ ہے (ملک محمد اعظم بیت العزیز دار السلام) احباب جماعت سب کے لئے دعا فرمائیں۔

اعلان نکاح و تقریب رخصتانہ

مورخہ ۱۶/۳/۶۸ بروز ہفتہ میری بچی عزیزہ امۃ المومن صاحبہ کے نکاح کا اعلان عزیزم عبدالحی صاحب ولد میاں غلام محمد صاحب صراف آف سیالکوٹ سے مبلغ تین ہزار روپیہ حق مہر مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے کیا اور اسی دن ہی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی از راہ شفقت اس تقریب میں خاندان حضرت مسیح موعود نے بھی شرکت فرمائی۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے مبارک اور بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔ عبدالسلام زرگر عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ

مالی کی ضرورت تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ایک مالی کی فوری طور پر ضرورت ہے۔ خواہشمند اپنی اپنی درخواستیں مورخہ ۳۱/۳ تک دفتر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں بھجوا دیں۔ امیدوار کو اس کام کا تجربہ ہونا چاہیے۔ (ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

بھارت کا موجودہ رویہ اور جنگی تیاریاں امن کے تقاضوں کے منافی ہیں

یوم پاکستان کے موقع پر فوجی دستوں سے وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان کا خطاب

راولپنڈی ۲۵ مارچ۔ وزیر دفاع وائس ایڈمرل اے آر خان نے کہا ہے کہ بھارت کا موجودہ رویہ امن کے تقاضوں کے منافی ہے۔ اس کی جنگی تیاریوں کے پیشِ نظر مسلح افواج کو پاکستان کی سلامتی اور دفاع کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ انہوں نے اعلان کیا ہے کہ پاکستان کو خدا کی رحمت، اپنی افواج کی بے مثال شجاعت اور ناقابلِ تسخیر قوت پر کامل اعتماد ہے۔

وزیر دفاع یوم پاکستان کے موقع پر پرسوں صبح ریس کورس گراؤنڈ میں جوائنٹ سروسز پاکستان ڈے پریڈ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے قوم کے نام صدر ایوب کے یوم پاکستان کے پیغام کا حوالہ دیا اور کہا کہ اس پیغام کا ہر لفظ ساری قوم اور مسلح افواج کے لئے تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔ وزیر دفاع نے کہا بہادر سپاہیو آپ وطن کی سلامتی اور تحفظ کے امین ہیں۔ ہماری فضاؤں ہماری سرزمین اور ہمارے سمندروں کی حفاظت آپ کی ذمہ داری ہے ہم نے اپنے مخصوص نظریۂ حیات کے تحفظ اور فروغ کے لئے پاکستان بنایا تھا اور آج کا دن ہمارے لئے ایک مقدس عہد کی تجدید کا دن ہے۔

اس سال "یوم پاکستان" ایک سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ ہمارے استحکام۔ ہماری ترقی اور خوشحالی کی جدوجہد کا دسواں سال ہے۔

وزیر دفاع نے کہا پاکستان امن و سلامتی کا پیغامبر ہے اور کسی ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتا لیکن امن و سلامتی یک طرفہ کوششوں سے قائم نہیں رہ سکتی۔ جن مسائل سے امنِ عالم کو خطرہ ہو سکتا ہے ان کو حل کرنے کے لئے انصاف، عزت اور باہمی رواداری کی ضرورت ہے۔ کشمیر کا مسئلہ ایک ایسا ہی اہم اور بنیادی مسئلہ ہے ہمیں افسوس ہے کہ بھارت کشمیر کے مسئلے میں ہٹ دھرمی سے کام لے رہا ہے۔

شہدائے ستمبر کے بارے میں وزیر دفاع نے کہا کہ ان کی مثال ہمارے اور ہماری آئندہ نسلوں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ انہوں نے مسلح افواج کے جوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"میرے بہادر بھائیو! ہمیں ملک کی سلامتی اور بقا کے لئے ہر وقت سربکف رہنا ہے۔ ساری دنیا کی نظریں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ہمارا ایمان، ہمارا سوزِ یقین، ہماری لگن ہمارے سب سے مضبوط ہتھیار ہیں۔ ہماری روایات ہماری راہِ عمل کو روشن کئے ہوئے ہیں اور ہمیں انہی روایات پر کاربند رہنا ہے۔ مجاہدو! ہمیں وطن کو مستحکم پائیدار اور خوشحال بنانا ہے تاکہ دس سالہ ترقی کا یہ دور ہمارے بچوں کے لئے ایک بہتر فضا، بہتر ماحول اور بہتر زندگی کی ضمانت بن جائے۔"

درخواستِ دعا

(۱) مکرم لطیف احمد صاحب کاتب ماہنامہ "مصباح" ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور ان دنوں حالت تشویشناک ہے اور فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ جملہ احباب کرام و بزرگانِ سلسلہ سے ان کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(ہدایت احمد دارالرحمت وسطی ربوہ)

(۲) ۱۴ مارچ کو میری چھوٹی لڑکی عزیزہ نصیرہ پروین لاہور کے فرزند عزیز عبدالقدیر بعمر ۱½ سال کا ایک بازو اور ہاتھ پکتی ہوئی ہنڈیا کے گرنے سے بُری طرح جھلس گیا ہے۔ بچہ جو ریلوے ہسپتال لاہور میں بغرض علاج داخل ہے بہت کمزور ہو گیا ہے اور بخار ابھی تک چل رہا ہے جس کی وجہ سے سخت تشویش ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ بچہ کی شفائے کامل و عاجل کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبدالحفیظ خان ڈسپنسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ)

(۳) برادرم عبدالمجید صاحب پٹواری حلقہ راجووالی کی لڑکی کے اوپر دیوار گرنے سے سر پر کافی گہرے زخم آئے ہیں۔ چار دن سے بیہوش پڑی ہے۔ اوکاڑہ کے ہسپتال میں داخل ہے۔ کوئی چیز کھا نہیں سکتی۔ احباب جماعت عزیزہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔

(عبدالرشید۔ دفتر الفضل)

اخبار احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

بعدہٗ محترم صاحب صدر نے واضح فرمایا کہ آج سے ۷۹ سال قبل ۲۲ مارچ ۱۸۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ کے اذن کے ماتحت سلسلۂ بیعت کا آغاز فرما کر احیاءِ دینِ اسلام کی غرض سے جماعتِ احمدیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ آج سے ۷۹ سال قبل حضور علیہ السلام نے جو بیج بویا تھا اور بعدہٗ اس سے جو درخت نکلا وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس عرصہ میں بڑھتا اور پھلتا پھولتا چلا گیا اور آج وہ ایسے تناور درخت کی صورت اختیار کر چکا ہے جس کی شاخیں اقصائے عالم میں پھیلی ہوئی ہیں اور دنیا کی تمام قومیں اس کے ٹھنڈے سائے اور میٹھے پھلوں سے فیضیاب ہو رہی ہیں۔ آج کا جلسہ اُس مبارک دن کی یاد میں ہی منعقد کیا جا رہا ہے کہ جس کی مبارک ساعتوں میں وہ ننھا سا بیج بویا گیا تھا جس کے لئے اوّل دن سے ہی پھلنا پھولنا اور تمام دنیا پر محیط ہونا مقدر ہے۔

صاحبِ صدر کے ان مختصر ارشادات کے بعد علی الترتیب مکرم عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے قبل زمانے کی حالت" کے موضوع پر، مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپ کی صداقت" کے موضوع پر اور مکرم امین اللہ خان صاحب سالک سابق مبلغ امریکہ نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیدا کردہ انقلاب" کے موضوع پر بہت ٹھوس اور مدلل تقاریر کیں۔ درمیان میں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب اور مکرم ناصر احمد صاحب شمس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم فارسی اور اردو کلام خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ آخر میں مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں "دس شرائطِ بیعت" پڑھ کر سنائے اور احباب کو ان پر عمل پیرا ہونے کی تلقین کی۔

پھر صدرِ جلسہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے مختصر خطاب کے دوران احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلانے کے بعد اجتماعی دعا کرائی اور یہ بابرکت جلسہ ساڑھے تین بجے سہ پہر اختتام پذیر ہوا۔

ربوہ میں یومِ پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی

مساجد میں پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے خصوصی دعائیں

ربوہ — ۲۳ مارچ ۱۹۶۸ء کو ربوہ میں یومِ پاکستان کی تقریب اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ، تحریک جدید، وقفِ جدید اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن کے جملہ دفاتر اور صیغہ جات میں نیز ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ نمازِ فجر کے بعد تمام مساجد میں پاکستان کے استحکام اور ترقی و خوشحالی کے لئے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ سورج طلوع ہونے پر ٹاؤن کمیٹی کی عمارت پر لوائے پاکستان لہرایا گیا۔ رات کو ٹاؤن کمیٹی کے دفتر اور بعض دوسری عمارتوں پر بجلی کے قمقموں سے چراغاں ہوا۔

جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ چک منگلا

جماعتِ احمدیہ چک منگلا اس سال بتاریخ ۲۷، ۲۸ مارچ بروز بدھ، جمعرات اپنا سالانہ جلسہ منعقد کر رہی ہے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں زیادہ سے زیادہ شمولیت کی درخواست ہے۔ قیام و طعام کا انتظام جماعت کے ذمہ ہوگا۔ احباب موسم کے مطابق بستر ہمراہ لائیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک منگلا ضلع سرگودھا)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴